روزنامہ الفضل قادیان
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
جمعہ
جلد ۳۳ | ۹ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۲۳ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۹ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۵۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بدستور ناساز ہے اور ضعف بھی ہے احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ گوجرانوالہ سے واپس آ گئے۔

قادیان ۲۳ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایک [illegible] اور تازہ رویا

فرمودہ [illegible] ۱۹۴۵ء بعد نماز عصر

(مرتبہ [illegible] مولوی فاضل)

[illegible] مولوی صاحب [illegible] فرمایا۔ درس سے پہلے میں اپنا ایک [illegible] بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں چار روز ہوئے دیکھا ہے۔

میں نے رویا میں دیکھا کہ تقریر کر رہا ہوں۔ ایک بہت بڑا ہجوم میرے گرد ہے۔ جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ میں ان کے سامنے تقریر کرتا ہوں اور انہیں کہتا ہوں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں ہیں — تو تم کوئی ایک ہی غیر نبی مجھے دنیا میں ایسا بتا دو جو اپنے بعد اس قسم کے علماء کی ایک جماعت پیدا کر گیا ہو جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے علم لدنی حاصل ہوتا ہو۔ اور جو خدا تعالیٰ کے کلام کو سمجھانے والے ہوں۔ میں رویا کی حالت میں اس خصوصیت پر زور دیتا ہوں اور کہتا ہوں۔ کہ یہ نبی کی ہی شان ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے بعد ایسی جماعت قائم کر دیتا ہے جس [illegible] کی [illegible] زندگی اور [illegible] وہ زندگی کی [illegible] ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ [illegible] کو [illegible] رکھ کر اور خدا تعالیٰ سے [illegible] کلام کے علوم کو سیکھ کر دنیا [illegible] پھیلاتی ہے اور اس کی اشاعت کرتی [illegible] یہ تقریر کرنے کے ساتھ ہی [illegible] کہ وہ خدام میرے ذہن میں آتے ہیں۔ جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے علوم کو دوبارہ زندہ کیا ہے۔ اور انہوں نے زندہ علوم کے خزانے کے طور پر اسے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

واقعہ میں اگر دیکھا جائے۔ تو یہ چیز اس قسم کی ہے۔ کہ گزشتہ تیرہ سو سال میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے سے پہلے قرآن کریم کبھی ایک مردہ کتاب کے طور پر نہیں رہا۔ بلکہ متواتر اور یکے بعد دیگرے امت محمدیہ میں ایسے علماء پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق قرآن کریم کو پیش کیا۔ مگر اس زمانہ میں جو نئی ضروریات پیش آگئی تھیں۔ اور جن وجوہ کی بناء پر لوگ اسلام سے بدظن ہو رہے تھے۔ ان ضروریات کا قرآن کریم سے علاج نکالنے والا اور ان اعتراضات کو دور کرنے والا کوئی عالم مسلمانوں میں پیدا نہ ہوا۔ اب اسلام کے خلاف دنیا کے اعتراضات بالکل نرالے ہیں۔ اور نئی قسم کے شبہات ہیں۔ جو دشمنوں کی طرف سے لوگوں کے قلوب میں پیدا کئے جاتے ہیں۔ مگر پہلے جہاں ایک تسلسل کی صورت تیرہ سو سال میں نظر آتی ہے۔ اور قرآن کریم کے علوم کو پیش کرنے والے دنیا میں دکھائی دیتے ہیں۔ وہاں اب یہ تسلسل مسلمانوں میں نظر نہیں آتا۔

پھر برابر تیرہ سو سال کی تفسیروں کو دیکھ لیا جائے۔ یہ تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے بعض نئے مسائل نکالے ہیں۔ مگر یہ کہیں سے بھی ثابت نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے نئے علوم نکالے ہیں۔ تفسیر رازی کو دیکھ لو۔ تفسیر بحر محیط کو دیکھ لو۔ تفسیر کشاف اور تفسیر روح المعانی کو دیکھ لو تو ہر دو نظر آئیگا۔ کہ کسی آیت کے ایک مفہوم کیطرف ایک کا ذہن چلا گیا۔ تو دوسرے مفہوم کیطرف دوسرے کا ذہن چلا گیا۔ مگر وہ سب کے سب معانی ایک ہی قسم کے ہونگے۔ یہ نظر نہیں آئیگا کہ انہوں نے نئی قسم کے علوم قرآن کریم میں سے نکالے ہیں۔ یا اس زمانہ کی کوئی خاص ضرورت تھی۔ جسکا علاج انہوں نے قرآن کریم سے نکالا۔ اور اپنے زمانہ کے اعتراضات کو قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں انہوں نے رد کیا گزشتہ تمام تفسیروں کو پڑھنے سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ صرف ایک کتاب کے مختلف ابواب ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تفسیر کا جو رنگ اختیار کیا۔ اور جس کے نمونہ کے طور پر قرآن کریم کی بعض آیات کی تفسیر آپ نے اپنی کتابوں میں بیان فرما دی ہے۔ اس کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اس زمانہ کے تمام سوالات کو قرآن کریم سے ہی حل کر کے رکھ دیا ہے۔ پھر یہ علوم صرف آپ پر ہی ختم نہیں ہو گئے۔ اگر آپ پر ختم ہو جاتے۔ تو دشمنوں کی طرف سے کہا جا سکتا تھا۔ کہ آپ کا ذہن چونکہ خاص طور پر اچھا تھا۔ اس لئے آپ نے قرآن کریم سے یہ استنباط کر لئے۔ اس صورت میں یہ خوبی آپ کی ذات کی طرف منسوب ہو جاتی۔ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب نہ ہوتی۔ لیکن اگر یہ خوبی آپ تک ہی محدود نہ رہے۔ بلکہ آپ سے تعلق اور عقیدت رکھنے والے لوگوں کے اندر بھی سرایت کر جائے۔ تو صاف معلوم ہوگا کہ آپ منبع نہ تھے منبع اور تھا۔ کیونکہ جس نے بھی آپ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اسکے اندر بھی وہی بجلی کی رو چل پڑی۔ اور وہ بھی اللہ تعالیٰ سے دینی علوم حاصل کر کے انہیں دنیا میں پھیلانے والا بن گیا۔

پس اول تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تفسیر کا وہ رنگ اختیار کیا ہے۔ جس کی مثال پچھلی تمام تفسیروں میں نہیں ملتی۔ دنیا کہہ سکتی ہے کہ تفسیر کا یہ رنگ غلط ہے اس صورت میں ہمارا کام ہوگا کہ ہم اس کا صحیح ہونا ثابت کریں۔ مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ آپ نے تفسیر میں کوئی جداگانہ رنگ اختیار نہیں کیا

ایڈیٹر۔ غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ آپ نے تفسیر کا وہ رنگ اختیار کیا ہے۔ جو گذشتہ تیرہ سو سال میں سے کسی ایک مفسر نے بھی اختیار نہیں کیا اور پھر قرآن کریم میں سے اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق آپ نے وہ علوم پیش کئے ہیں۔ جن علوم کو پیش کرنے کی کسی بڑے سے بڑے عالم دین یا بڑے سے بڑے مفسر قرآن کو بھی گذشتہ تیرہ سو سال میں توفیق نہیں ملی نئے علوم پیش کرنے کے لحاظ سے شاہ ولی اللہ صاحب کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ ان کا طرزِ استدلال مجددانہ ہے۔ لیکن اگر اُن کی تفسیروں کو دیکھا جائے تو پہلی تفسیروں اور اُن کی تفسیروں میں بھی صرف انیس بیس کا فرق نظر آتا ہے۔ زیادہ تر پرانے رنگ کا ہی اُن پر غلبہ ہے۔ کوئی شخص اُن کی تفسیر کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس میں پہلی تفسیروں کے مقابلہ میں جداگانہ رنگ اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئیوں کے متعلق علمِ معاد کے متعلق۔ ارواح کی زندگی اور اُن کی ترقیات کے متعلق۔ اگلے جہاں کے انعامات اور جزا و سزا کے متعلق۔ ملائکہ کے متعلق۔ دعا کے متعلق۔ قدر کے متعلق نبوت کے متعلق اور اسی طرح اور ہزاروں مسائل کے متعلق ایسے علوم پیش کئے ہیں۔ جن کے مشابہ بھی کوئی بات پچھلی تفسیروں میں نظر نہیں آتی۔

پھر ہم دیکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اللہ تعالیٰ کا آپ کی جماعت سے بھی یہی معاملہ ہے۔ اور اس میں ایسے لوگ ہمیشہ پیدا ہوتے رہتے ہیں جن کو قرآن کریم کی آیات کے ایسے ایسے مطالب سکھائے جاتے ہیں جن کی مثال پہلی تفسیروں میں نہیں ملتی اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے ذہن کا اس سے تعلق نہیں تھا بلکہ آپ کے پیچھے ایک اور ہستی تھی جس نے آپ کو یہ علوم عطا فرمائے اور وہی ہستی ہے جو اب بھی آپ کی قائم کردہ جماعت میں سے بعض لوگوں کو نئے سے نئے علوم عطا فرماتی رہتی ہے۔ اور ایسے ایسے مطالب اُن پر روشن کرتی ہے جو تیرہ سو سال میں کسی تفسیر میں بیان نہیں ہوئے۔ گویا وہ منبع جہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان علوم کو حاصل کیا وہ آپ کے ساتھ مخصوص نہیں تھا۔ بلکہ وہ ایسا منبع ہے۔ جو اُس وقت بھی زندہ تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود تھے اور اب بھی زندہ ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور یہ زندہ منبع خدا ہی ہو سکتا ہے۔ اور کوئی نہیں۔

غرض یہ ایک ایسی روشن حقیقت ہے۔ جس کا قطعی طور پر انکار نہیں کیا جا سکتا باقی مجددین جو امتِ محمدیہ میں گذرے ہیں اُن میں سے کسی ایک کو بھی یہ بات نصیب نہیں ہوئی۔ کوئی مجدد امت محمدیہ میں سے ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جس نے مردہ قرآن کو دوبارہ زندہ کر دیا ہو۔ مجدد کی اصلاح کی مثال تو ایسی ہی ہوتی ہے جیسے مکان کا کوئی کونہ ٹوٹ گیا ہو۔ یا پلستر اتر گیا ہو تو کسی کو مکان کی مرمت کے لئے بلوا لیا جائے اس سے زیادہ مجدد کا کام نہیں ہوتا۔ وہ صرف ٹوٹے ہوئے پلستر یا کسی ٹوٹے ہوئے کونے کی مرمت کے لئے آتا ہے۔ مگر جب ساری کی ساری عمارت خطرہ میں ہو۔ جب تمام کی تمام عمارت منہدم ہو رہی ہو۔ جب دنیا کی نگاہ میں مذہب بالکل مُردہ ہو چکا ہو۔ عقائد اور اعمال میں فتور واقعہ ہو چکا ہو۔ خدا اور اس کے رسول کی محبت دلوں میں سرد ہو چکی ہو۔ تقویٰ و طہارت کا کوئی جذبہ باقی نہ رہا ہو۔ اُس وقت دنیا کی اصلاح کے لئے مجدد نہیں آتا بلکہ نبی آتا ہے۔ اور نبی کی سچائی اور اُس کے خدا تعالیٰ سے کامل تعلق کی ایک علامت یہ ہوا کرتی ہے۔ کہ جو لوگ اس کے دامن سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سے بھی برابر دین کی خدمت کا کام لئے چلا جاتا ہے۔ اور انہیں نئے سے نئے علوم عطا کرتا ہے۔ اور اس طرح اپنی قدرت کا یہ نشان دکھا کر دنیا کو بتاتا ہے۔ کہ مَیں زندہ خدا ہوں۔ جو اس کے پیچھے ہوں۔ تم یہ نہ سمجھو کہ ایک بندہ بول رہا ہے۔ بندہ نہیں بول رہا بلکہ خدا ہے جو اس کے پیچھے بول رہا ہے۔

سلام بر امام

سلام اس پر کہ جس کا مصلح موعود بیٹا ہے
سلام اس پر کہ جس سے پیشگوئی ہو گئی پوری
سلام اس پر کہ جس کا نام دنیا کے کناروں تک
سلام اس پر کہ جس کے آتے ہی باطل فراری ہے
سلام اس پر اسیروں کو رہائی دینے والا ہے
سلام اس پر جو رحمت کا نشاں فضلوں کا مورد ہے
سلام اس پر جو سیدھی راہ کا دنیا میں سالک ہے
سلام اس پر جو نور اللہ ہے ماہ رسولاں ہے
سلام اس پر جو بڑھتا جانتا ہی آگے ہی آگے
سلام اس پر جسے فخر رسل کہتے ہیں روحانی
سلام اس پر جو بزخیلِ اُمَم ہے اس زمانے میں
سلام اس پر جسے نصرت الٰہی خوب حاصل ہے
سلام اس پر جو ہم ایسے خطاکاروں کا ہادی ہے
سلام اس پر کہ جس نے آبرو عورت کی قائم کی
سلام اس پر جو ہے موسیٰ صفت رو داد کا حامل
سلام اس پر مؤید جو بتائیدات ربی ہے
سلام اس پر کلید فتح جس کے ہاتھ میں آئی
سلام اس پر جسے نصرت پہ نصرت ملتی رہتی ہے
سلام اس پر دعا گو جس کے اکمل سا ہزاروں ہیں
سلا[illegible]
مبارک [illegible]

سلام اس پر جو عیسیٰ نفس ہے مسعود بیٹا ہے
سلام اس پر کہ جس کی درگہ حق میں ہے منظوری
سلام اس پر کہ جس کا کام عقبیٰ کے مناروں تک
سلام اس پر کہ جس کی تیغ اسلامی دو دھاری ہے
سلام اس پر جو کشتی دین حق کی کھینے والا ہے
سلام اس پر جو مشہور جہاں فرزند احمدؐ ہے
سلام اس پر جو دولت حشمت و عظمت کا مالک ہے
سلام اس پر جو اپنے کام میں سرگرم جولاں ہے
سلام اس پر کہ جس کے خوف سے اعدائے حق بھاگے
سلام اس پر جو حق کی ہے مجسم قدرت ثانی
سلام اس پر جو سلطان القلم ہے اس زمانے میں
سلام اس پر جو اپنے بھیجنے والے سے واصل ہے
سلام اس پر جو اسلام حقیقی کا منادی ہے
سلام اس پر کہ اصلاح و حمایت جس نے دائم کی
[illegible] اس پر جو ہے شاگرد اک استاد کا کامل
[illegible] کہ جس کا خود خدا دا[illegible]
[illegible] پایا ہے جس کے ساتھ [illegible]
[illegible] جس کی ہمیشہ کھلتی رہتی [illegible]
[illegible] وید بیضا ہزاروں [illegible]
[illegible] ی ہو
[illegible] امی ہو

اپنی اولاد کو [illegible] وقف کرو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ [illegible] العزیز فرماتے ہیں:۔

"وہ سمجھتے ہیں کہ تبلیغ کرنا مبلغوں کا کام ہے۔ ہم اس کام سے آزاد ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ تم سے تمہاری جانوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور وہ اس صورت میں کہ اپنی اولادیں دین کی خاطر وقف کرو۔ اگر تم دین کے لئے اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہو گے۔ تو خدا تعالیٰ تمہاری اولادیں شیطان کو دے دیگا۔ یاد رکھو۔ دنیا میں کسی کی اولاد اس کے پاس نہیں رہتی۔ اگر تمہاری اولاد خدا کی ہو کر نہیں رہے گی۔ تو وہ شیطان کی ہو جائیگی۔ اگر تمہاری اولاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رستہ میں اپنی جانیں نہیں دیگی۔ تو وہ ابلیس کے رستہ میں مریگی۔ (العیاذ باللہ) مگر موت ہر ایک پر آتی ہے"۔

"اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ جماعت ہر سال ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ کے لئے دے۔ اور جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس خیال کو زندہ رکھے"۔ (خطبہ فرمودہ ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء)

تبلیغی جدوجہد ہر احمدی کا فرض ہے

ہر احمدی نے بیعت کے وقت سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر رکھا ہے۔ پس چاہئیے کہ سال رواں میں اپنے اوقات میں سے کم از کم ۱۵ دن تبلیغ کیلئے دیئے جائیں۔ جو خدا کے دین کی فکر کریگا۔ خدا اس کی فکر کریگا۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

"دیوانہ وار تبلیغ احمدیت میں لگ جاؤ" مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ

احمدیت کی صداقت کے دلائل اور زمانہ مستقبل

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث ۲۳ فروری میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ احمدیت اور بہائیت میں ایک بڑا امر مشترک یہ ہے۔ کہ دونوں فریق اپنے دعاوی کی سچائی کے دلائل کو ہمیشہ زمانہ مستقبل سے وابستہ کیا کرتے ہیں۔ جب مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو مخالفین کی طرف سے تقاضا ہوا کہ آپ کے زمانہ میں اسلام اطراف عالم میں نہیں پھیلا۔ تو آپ مسیح موعود کیسے ہوئے تو اس کا جواب یہ دیا گیا۔ کہ یہ کام تین سو سال میں سرانجام پائے گا۔ مطلب یہ کہ حال کے معترضین خاموش رہیں۔

مولوی صاحب کی تحریر کا مطلب [illegible] ہے ان کے نزدیک احمدیت اس لئے [illegible] نہیں۔ اس کی ترقی مستقبل سے وابستہ ہے۔ [illegible] مولوی صاحب کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی جو نازل ہوئی۔ اس میں پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ [illegible] الانسان ما لم یعلم۔ کہ اللہ تعالےٰ اسلام کے ذریعہ ایسے ایسے [illegible] علوم دنیا کو سکھلائیگا۔ کہ جن سے اس وقت تک دنیا آشنا ہے۔ دیکھئے اس میں نئے علوم کے سکھلانے کا وعدہ مستقبل سے وابستہ کیا گیا ہے۔ اگر مولوی صاحب تین صدیوں کے اندر اندر احمدیت کے پھیل جانے اور غالب آجانے کی پیشگوئی کو احمدیت کے سچا نہ ہونے کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ یہ امر مستقبل سے وابستہ ہے۔ تو ان کا اس پیشگوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کے متعلق کیا خیال ہے۔ کہ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم میں اپنی صدی اور اپنے بعد کی دو صدیوں کے بہترین ثابت ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

مولوی صاحب ان سطور کو لکھتے وقت شاید بھول گئے کہ خدا تعالےٰ نے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کے ذریعہ سے ہمیں ایک اٹل قانون کی خبر دی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کا دین بالآخر غالب آیا کرتا ہے۔ اور غلبہ ہمیشہ زمانہ مستقبل میں ہوتا ہے۔ نہ کہ جس وقت کوئی نبی مبعوث ہوتا ہے۔ فوراً ہی بلا تاخیر وہ غالب ہو جاتا ہے۔ مولوی صاحب جیسے ہی لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسے اعتراض کرتے تھے۔ کہ مکہ معظمہ میں ایسی کس مپرسی کی حالت ہے۔ دعوےٰ یہ ہے کہ اسلام غالب آئیگا۔ غزوہ خندق کے موقعہ پر کہا گیا کہ قیصر و کسریٰ کی فتوحات کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔ مگر حال یہ ہے کہ مدینہ میں بھی امن نصیب نہیں۔ اور حفاظت کے لئے خندق کھودی رہی ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے ارض موعودہ کے ملنے کی خبر دی۔ کیا یہ غلبہ مستقبل سے وابستہ نہ تھا۔ کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ کا وعدہ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ مستقبل کے متعلق تھا۔ مولوی صاحب کو معلوم ہے لیظھرہ علی الدین کلہ کے متعلق مفسرین نے لکھا ہے کہ تکمیل اشاعت اسلام مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہوگی۔ تو کیا اس طور پر غلبہ اسلام کی پیشگوئی مستقبل کے زمانہ کے متعلق نہ تھی۔ کیا مولوی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ مذہب وہ سچا ہے کہ جس کی ترقی مستقبل سے وابستہ نہ ہو۔ اور جس کا دعوےٰ اس رنگ میں ہو کہ مستقبل میں اس کی ترقی نہ ہوگی۔ ایسا قول یقیناً خلاف عقل و نقل ہے۔

مولوی صاحب کا یہ کہنا بھی بعید از صداقت ہے۔ کہ احمدیت کی سچائی کے دلائل کو ہمیشہ زمانہ مستقبل سے وابستہ کیا جاتا ہے۔ ایک نبی کی صداقت کو پرکھنے کے لئے وہی معیار ہے جو کہ انبیاء ماسبق کے راستباز ہونے کے ہیں۔ آپ کوئی بھی ایسا معیار پیش نہیں کر سکتے۔ کہ جس پر انبیاء سابقین پورے اترتے ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پورے نہ اترتے ہوں اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی ایک دلیل یہ بیان فرماتا ہے افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون۔ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والے رشتہ دار ہوتے۔ تو اعتراض ہو سکتا تھا۔ کہ صرف اقارب ایمان لائے ہیں دوسرے نہیں مانتے۔ اس لئے ان کو غلبہ نہ ہوگا یا فلاں ایک قوم ایمان لا رہی ہے۔ دوسرے لوگ بیگانہ ہی رہے ہیں۔ لیکن یہاں یہ حال ہے۔ کہ اطراف و اکناف کے مختلف خیالات و اعتقادات والے لوگ ایمان لا رہے ہیں۔ اس قسم کی ترقی پانے والے سلسلہ کا غالب آنا یقینی ہے۔ یہ لوگ درجہ بدرجہ بڑھ رہے ہیں۔ اور مخالفین کم ہوتے جا رہے ہیں۔ کیا پھر بھی مخالفین سمجھتے ہیں کہ وہ غالب آئینگے۔ بعینہٖ دیکھ لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے کسی ایک قوم یا ایک ملک یا ایک مذہب و خیال کے نہیں ہیں۔ بلکہ ہر قوم و ملک و مذہب کے لوگ حلقہ بگوش احمدیت ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے کھڑے ہوئے کیا اب یہ ترقی نہیں کہ جاوا سماٹرا۔ آسٹریلیا چین۔ جاپان۔ افغانستان۔ ایران شمالی و جنوبی امریکہ انگلستان۔ ہنگری۔ البانیہ۔ افریقہ وغیرہ ممالک میں حضور علیہ السلام کے جاں نثار پیدا ہو گئے ہیں۔ کیا اب بھی مخالفین سمجھتے ہیں کہ وہی غالب آئینگے۔ وہ ہرگز غالب نہ ہونگے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

خاکسار۔ صلاح الدین ایم۔ اے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ضرورت زمانہ کے مطابق کامل مذہب لائے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنی خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا دین عطا کیا جو ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اس میں صرف عبادت اور روحانیت کی ہی تعلیم نہیں بلکہ سیاست۔ تمدن۔ اخلاقیات۔ اقتصادیات اور معاشرت کے مسائل کو بھی شریعت میں شامل کر کے اسلام کو ایسا کامل کر دیا ہے۔ کہ انسان کے عمل کا کوئی شعبہ صحیح ہدایت اور کامل نگرانی سے باہر نہیں رہا۔ اور جس پر عمل کر کے ہر ایک انسان روحانی اور مادی ہر دو قسموں کی اعلےٰ نعمتوں سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ایسے وقت میں ہوا جب زمانہ کی حالت بہت ہی گری ہوئی تھی۔ کیا روحانیت کیا تمدن اور کیا سیاست ہر لحاظ سے ان میں انحطاط تھا۔ چونکہ خدائے حکیم کی قدیم سنت یعنی اصول ارتقا کا تقاضہ ہے کہ ہر ایک چیز اپنے نشوونما کے لئے پہلے اپنا ماحول پیدا کرے پھر اس کو آہستہ آہستہ متغیر کرتی ہوئی اپنی حالت مقصود پر آئے۔ اسی طرح جب کوئی انسانی جماعت خارجی حالات میں زندگی بسر کرتی ہے تو وہ حالات اس جماعت کے احساسات۔ خیالات جذبات اور ارادوں پر اپنا اثر کرتے ہیں۔ اور اسے اپنے رنگ میں رنگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہاں دوسری طرف چونکہ انسانی فطرت میں اثر کرنے والا مادہ ہے۔ لہذا وہ بھی اپنے خارجی موثرات پر اثر کرتا ہے۔ اس عمل اور ردعمل یعنی اس ٹکراؤ کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ اس جماعت کے احساسات خیالات جذبات اور ارادوں میں ایک نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ زندگی اگرچہ بالکل مقصود "اجتماعی زندگی" تو نہیں ہوتی۔ مگر اس کا قدم ضرور اس کی طرف ترقی پذیر ہوتا ہے۔ پھر وہ آہستہ آہستہ بڑھتی ہوئی اپنی مقصود شکل اختیار کر لیتی ہے۔ بس قدرت خداوندی اسی طرح اقوام عالم کے احساسات۔ خیالات۔ جذبات اور ارادوں کو متاثر کر کے ارتقائے تہذیب و تمدن کا فرض سرانجام دے رہی ہے۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ نے بھی کامل دین یعنی اسلام کے نفاذ کے لئے مختلف زمانوں میں مختلف لہریں پیدا کیں۔ یعنی حضور کی قوت قدسیہ مختلف زمانوں میں ایسی ہستیاں پیدا کرتی رہی۔ جو اپنے زمانہ کی تہذیب و تمدن میں ایک رو چلا کر نئی تہذیب و تمدن کا باعث بنتی رہی۔ جو اپنی پہلی صورت سے اسلامی تہذیب و تمدن کے زیادہ قریب ہوتی۔ اور اسی طرح مختلف زمانوں میں اقوام عالم پر نیم شعوری طور پر اس کا اثر ہوتا گیا غرض ان تحریکات کے ماتحت اسلام نے دنیا کے علم اس کے فکر اس کے فلسفہ۔ اس کے جذبات۔ اس کے مذہب۔ اس کی سیاست۔ اس کے اخلاق۔ اس کے تمدن۔ اس کی معاشرت۔ اس کے اقتصادیات اور اس کی ثقافت کو بالکل بدل دیا۔ اور دنیا اور سے اور ہو گئی ایک نیا آسمان اور نئی زمین محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کر دی۔ آج جو مشابہت اسلام اور دیگر مذاہب میں نظر آ رہی ہے۔ یہ اس وجہ سے نہیں کہ یہ مشابہت والے امور ان مذاہب میں پہلے سے موجود تھے۔ بلکہ اس وجہ سے ہیں کہ اسلام کے ساتھ ملکر انہوں نے اس کی بعض تعلیموں کو اپنا لیا ہے۔ اب اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ نے ایک ایسی ہستی پیدا کر دی۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی اجلالی ظہور ہو۔

مصلح موعود

"تین کو چار کرنیوالا" کے معنے آخر کھل گئے

میں نے اپنے مضمون بعنوان مصلح موعود مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء میں ایک خواب کی بنا پر نشاندہی کی تھی کہ امت محمدیہ کے لئے جو چار انعام (نبوت ۔ صدیقیت شہیدیت صالحیت) قرآن مجید میں مقدر قرار دیئے جا چکے ہیں ۔ ان میں سے پہلے تین زیادہ تر ایمانیات سے تعلق رکھتے تھے ۔ اور وہ سب باپ (یعنی حضرت اقدس مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے حصے میں آگئے اور چوتھا انعام جو صالحیت کا تھا اور اعمال صالحات سے تعلق رکھتا تھا ۔ اسے صالح بیٹا (یعنی مصلح موعود) پا گیا ۔ ایمان اور اعمال صالحات کا باہمی تعلق بھی باپ بیٹے کا سا ہے ۔ ایمان ہی سے اعمال صالحات پیدا ہوتے ہیں ۔ اور اعمال صالحات کی نہریں ہی بطور خادم باغ کو سیراب کرتی ہیں ۔ سبحان اللہ وبحمدہ یہ باپ بیٹا کیسی انوکھے شان کی ہستیاں ہیں جو اس وقت منظر عام پر رونما ہوتی ہیں ۔ ان کی قدر و منزلت اور انعامات الٰہیہ سے ظاہر ہے جن کے وہ مورد اتم قرار دی گئی ہیں ۔ اب ان انعاموں کی کیفیت کسی قدر تفصیل کے ساتھ احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

میں کرنال میں تھا اور مضطربانہ دعا کیا کرتا تھا کہ یا الٰہی "یہ تین کو چار کرنے والا" کیا راز ہے ۔ کہ اب تک مخفی چلا آرہا ہے ۔ کوئی اس کے بارے میں کچھ تعبیر کرتا ہے ۔ کوئی کچھ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑے شہر میں ہوں ۔ جس کے دو بازاروں کے تقاطع پر اونچی کرسی والا رو بمشرق میرا مکان ہے ۔ جو خزانہ ہے اور اس میں چار پائیاں بچھی ہوتی ہیں ۔ اچانک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چند صحابہ سمیت اندر تشریف لائے اور چارپائی پر بیٹھ کر تحریر کا کام کرنے لگے ۔ فارغ ہوئے تو میں نے پوچھا کیا کوئی حضور کی نئی تصنیف ہے ۔ فرمایا "ہاں ہے کیا وفات مسیح کا مقدمہ نہیں پڑھا" (اس وقت مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ وفات مسیح ایک کتاب ہے جس کا مقدمہ حضور نے آکر اب لکھا ہے) میں نے عرض کیا حضور پڑھا تو ہے ۔ مگر اس میں مقام نبوت سمجھ میں نہیں آیا ۔ فرمایا آجائیگا ۔ میں نے عرض کیا حضور مقام صدیقیت بھی سمجھا نہیں ۔ فرمایا وہ بھی آجائیگا ۔ عصر کا وقت تھا ۔ حضور سیر کو جانے کے لئے تیار ہو گئے ۔ میں نے مضطربانہ دامن پکڑ لیا اور عرض کیا حضور شہیدیت اور صالحیت کے مقام بھی پورے طور سمجھ میں نہیں آئے ۔ فرمایا ۔ وہ بھی آجائینگے ۔ وہ بھی آجائیگا ۔ ہم یہیں ہیں ۔ (یعنی سب کچھ تمہیں سمجھا دینگے ۔) پھر حضور مشرقی بازار کی سیر کے لئے دروازے کے باہر نکل کر کھڑے ہو گئے اس وقت مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت میاں شریف احمد صاحب بھی پاس کھڑے تھے مگر خوردسال بچے کی طرح برہنہ تھے ۔ ان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا انہیں میر ناصر نواب صاحب کے ہاں پہنچا دو ۔ میں انہیں اٹھا کر کوئی دو سو قدم گیا ہونگا کہ آنکھ کھل گئی ۔

پھر ایک اور خواب میں دیکھا دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان میدان ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مصلح موعود کا جلسہ ہے اور خوب چہل پہل ہے ۔ خدام کام کر رہے ہیں ۔ اور دو پہاڑیوں کے درمیاں میدان سے گزرتی ہوئی ایک سڑک بنا ڈالی ہے ۔ جو خوب چمک رہی ہے پہلے سب احباب اس مشرقی پہاڑی پر تھے پھر سب کے سب دوڑ کر دوسری پہاڑی پر چلے گئے اور میں اکیلا اس پہاڑی پر رہ گیا ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ یکایک میری صورت شکل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سی ہو گئی ہے ۔ اور خیال کرتا ہوں ۔ کہ وہی ہوں ۔ اور احباب کی طرف جو سامنے کی پہاڑی پر تھے منہ کرکے اونچی سریلی آواز سے یہ شعر (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کا ہے) وقفوں کے ساتھ بولتا ہوں ۔

بنگاہِ رحمت جاناں عنایت ہائے من کرد است
دگرنہ چوں منِ کے یابدایں رشد وسعادت را

پہلے میں پڑھتا ہوں ۔ پھر میرے پیچھے احباب جماعت دوہراتے ہیں مگر کیا ہی خوشی اور انبساط کا سماں ہے ۔ کہ سب دوست منظم اور جذبانہ طور پر اچھل و کود میں مست ہیں ۔ میں اسی حال میں تھا کہ آنکھ کھل گئی ۔ دیکھا تو میرے جسم کا ہر رگ وریشہ فرحت و مسرت میں لرز رہا تھا ۔

یہ ایک خدا لگتی گواہی ہے ۔ جسے چھپانا معصیت ہے ۔

اب ان انعاموں کی کیفیت سنئے ۔ واللہ الموفق ۔ غلام حسین بی ۔ اے ۔ ایس ریٹائرڈ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک کرنیوالوں کا عبرتناک انجام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ۔ کہ انی معین من اراد اعانتک ۔ وانی مہین من اراد اہانتک ۔ اور یہ روزِ روشن کی طرح ہر رنگ میں پورا ہو رہا ہے ۔ میری بیعت ۱۹۰۲ء کی ہے ۔ اُس وقت مخالفت کا بڑا زور تھا ۔ جس گاؤں میں مَیں رہتا ہوں ۔ وہ سیدوں کا ہے ۔ اور ساتھ ہی دو اور گاؤں سادات کے ہیں ۔ جو ایک ہی نسل کے ہیں ۔ میرا بیعت کرنا تھا ۔ کہ مخالفت کا طوفان برپا ہو گیا ۔ گو میں باہر مدرس تھا مگر جب ہفتے عشرے کے لئے گاؤں میں آتا ۔ تو کوئی نہ کوئی مولوی میرے ساتھ بحث و مباحثہ کرنے کے لئے موجود ہوتا ۔ مگر خدا کے فضل سے میرے پایۂ استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی جب یہ لوگ بحث میں عاجز آگئے تو دوسری طرح مخالفت کرنے لگے ۔ میرا بھائی شبیر محمد اگرچہ احمدی نہ تھا ۔ اس کو سنا سنا کر مجھے گالیاں دیتے ۔ ان میں سے ایک شخص جس کا نام محمد حسین تھا ۔ وہ سب سے پیش پیش تھا ۔ آخر خدا نے اس کو ایسا پکڑا ۔ کہ طاعون سے ہلاک ہو گیا ۔ اور پیچھے بیوہ اور بچہ چھوڑ گیا ۔ بچہ گونگا ہے جو لوگوں کے مویشی چرا کر گذارہ کرتا ہے۔

میرے مکان کے متصل میرے چچا کا مکان تھا ۔ اس کا پیر حاجی چراغ شاہ جب آتا ۔ تو وہ میرے چچا کے ڈھارے میں بیٹھ کر خوب دل کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مجھے گالیاں دیتا ۔ اور لوگ سن سن کر خوش ہوتے تھے ۔ آخرکار میں نے تنگ آکر ایک دن کہا ۔ یاد رکھنا ۔ نہ اس ڈھارے کے مکین رہینگے اور نہ ڈھارا رہیگا ۔ خدا کی قدرت میرے چچا کی وفات کے بعد ان کی اولاد علاقہ بار میں چلی گئی ۔ اور وہ ڈھارا تباہ ہو گیا ۔ مگر اب جبکہ میرے چچا کی اولاد میں سے ان کا بیٹا سید محمد حسین احمدی ہو گیا ہے پھر خدا کے فضل سے ڈھارا آباد ہے ۔

ہمارے ہاں ایک شخص ہے ۔ وہ اور اس کا خاندان میری سخت مخالفت کرتے رہے ۔ ہر روز میرے خلاف نیا فتویٰ لاتے میرے ہر ایک کام میں مخالفت کی جاتی ۔ اور ہر بات میں میرے برخلاف لوگوں کو بھڑکایا جاتا ۔ ان کا سرغنہ پیر حسین شاہ ہی ہوتا ۔ میرے دو لڑکوں کی شادی جولائی ۱۹۳۷ء میں ہوئی ۔ چونکہ پرانی رسم کے مطابق میں نے برادری سے تنبول وغیرہ وصول کرنا تھا ۔ اس لئے برادری کے کھانے میں مجھے ایک اچھی رقم خرچ کرنی پڑی ۔ مگر اس نے برادری کو کھانا کھانے سے منع کر دیا ۔ جس سے میرا بڑا نقصان ہوا ۔ اور کھانا پکا پکایا رہ گیا ۔ اب خدا کی قدرت دیکھئے ۔ خدا نے اس کو ایسا پکڑا ۔ جس کی کوئی حد اور انتہا نہیں ۔ وہ اس طرح کہ اس کی بیوی ایک غیر شخص سے خراب ہو گئی ۔ اس کا جب برادری میں عام چرچا ہوا ۔ جابجا مجلسوں میں اس بات کا ذکر ہونے لگا ۔ تو پیر صاحب کے بھی کان کھلے ۔ تو وہ علاقہ بار میں اپنا بال بچہ لیکر چلے گئے ۔ مگر وہ شخص وہاں بھی جا براجا ۔ اور پیر صاحب کی بیوی کو وہاں سے بھگا کر کہیں لے گیا ۔ پھر جب پیر صاحب کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ۔ تو وہاں سے ایک اور گاؤں میں چلے گئے ۔ اور اب اپنے گاؤں میں آ گئے ہیں ۔ مگر حال یہ ہے کہ نہ کوئی ان کی امامت میں نماز پڑھتا ہے ۔ اور نہ کوئی مذہبی معاملہ میں ان کی راہ نمائی قبول کرتا ہے ۔ خاکسار سید ناظر حسین موضع کالو والی خرد ضلع سیالکوٹ

خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اُس کی تائید سے لکھا گیا ہے" اس اعجازی مضمون کو پڑھئے اور ذہن نشین کیجئے جس کا ایک آسان ذریعہ اس کے ۲۵ مارچ کو ہونیوالے

سیرالیون اور احمدیت

(از جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ مغربی افریقہ حال قادیان)

(۳)

عورتوں کا لباس

عورتیں چھوٹی سی قمیص جس کے بازو نہیں ہوتے پہنتی ہیں۔ نیچے تہہ بند کی طرح چادر استعمال کرتی ہیں۔ سر پہ عموماً ریشم کا رومال باندھتی ہیں تعلیم یافتہ عورتیں یورپین لباس پہنتی ہیں۔ پوڈر اور خوشبو کا استعمال مرد عورت میں عام ہے پوڈر کے استعمال سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ سیاہ فام لوگ ضروری طور پر سیاہ رنگ کو خوبصورتی کے خلاف سمجھتے ہیں۔ بلکہ علاوہ جسمانی بناوٹ اور صحت کے ایسا سیاہ رنگ جس میں سیاہی کی شدت کی وجہ سے چمک پیدا ہو جائے۔ ان کے نزدیک خوبصورتی کی نشانی ہے۔ ہاں سفید رنگ کو بھی بدصورتی شمار نہیں کرتے۔ کئی تعلیم یافتہ افریقنوں نے یورپین عورتوں سے شادی کی ہوئی ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ سب افریقن موٹے ہونٹوں چپٹی ناک والے نہیں ہوتے۔ ممکن ہے۔ کہ بیس فی صدی ایسے ہوں۔ سیاہ فام نسل کو یہ فخر ہے۔ کہ ان کے دانت نہایت سفید اور چمکیلے ہوتے ہیں۔

تعلیم یافتہ امراء کی طرز رہائش عموماً یورپین لوگوں کی طرح ہے۔ ان پڑھ اور غریب لوگ ہندوستان کے دیہاتی طبقہ کی طرز پر رہتے ہیں۔ صرف اس فرق کے ساتھ کہ مغربی افریقہ میں صفائی کا کسی قدر کم خیال رکھا جاتا ہے۔

بود و باش

امراء اپنے مکان سیمنٹ اور ریت سے بناتے ہیں۔ لیکن غرباء کچے مکانوں میں رہتے ہیں۔ مکان کا ڈھانچہ زمین میں لکڑیاں گاڑ کر اور انہیں آپس میں باندھ کر بنا لیا جاتا ہے۔ پھر گارے سے لکڑیوں کی درمیانی جگہ کو بھر لیتے ہیں۔ بعد میں تین چار بار مٹی اور ریت کا پلستر کر کے دیواروں کو موٹا کر لیا جاتا ہے۔ وہاں ایک قسم کی سفید مٹی ملتی ہے۔ جس سے مکانوں کی سفیدی کی جاتی ہے۔ بارش کی کثرت کی وجہ سے چھتیں لوہے کے چھپروں سے ایسی طرز پر بنائی جاتی ہیں۔ کہ پانی فوراً نیچے گر جائے۔ اور چھت پر نہ ٹھیر سکے۔ غرباء ایک قسم کے گھاس اور بانس کے پتوں کی چھت بناتے ہیں۔ عورتوں میں پردے کا رواج بالکل نہیں۔ بلکہ مرد عورتوں سے زیادہ اپنا جسم ڈھانکنے کا خیال رکھتے ہیں۔ سیرالیون میں عموماً اور گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا کے غیر احمدی مسلمانوں میں خصوصاً رواج ہے کہ لڑکیوں کی شادی سے پیشتر ان کا ختنہ کیا جاتا ہے۔ فقہ مالکیہ کی اصطلاح میں اسے خفاض کہتے ہیں۔ سیرالیون میں عورتوں کی ایک خفیہ سوسائٹی ہے۔ جسے بنڈو سوسائٹی Bundu Society کہتے ہیں۔

شادی سے پہلے ہر ایک لڑکی کیلئے ضروری ہے۔ کہ اس سوسائٹی میں شامل ہو کر ایک ماہ کے قریب گاؤں یا شہر سے باہر بنڈو سوسائٹی کے جنگل میں رہے۔ اسی موقعہ پر بعض بوڑھی عورتیں لڑکیوں کا ختنہ کرتی ہیں۔ اور انہیں ازدواجی زندگی کے فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرتی ہیں۔ دسمبر اور جنوری کے مہینے اس کام کے لئے مخصوص ہیں۔ کیونکہ ان دنوں وہاں بارشیں نہیں ہوتیں: سوسائٹی سے فارغ ہو کر لڑکیاں بن سنور کر نیم برہنہ حالت میں گیت گاتی ہوئی گلی کوچوں میں سے گزرتی ہیں۔ اس طرح مردوں کی طرف سے خود بخود لڑکیوں اور ان کے والدین کو شادی کے پیغام پہنچنے شروع ہو جاتے ہیں۔ مرد کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے عورت کی رضامندی حاصل کرے۔ پھر اس کے والدین سے منظوری حاصل کر کے مہر کی رقم جو ۳۰ روپے سے ایک ہزار روپے تک ہوتی ہے ادا کرے۔ مرد کو عورت کے لئے کپڑے اور دوسری ضروریات بھی مہیا کرنا ہوتی ہیں۔ اس کے بعد عورت کو خاوند کے ہاں بھجوا دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں بعض اور رسوم بھی ہیں۔ مگر میرے نزدیک اخبار میں ان کا ذکر کرنا مناسب نہیں۔ ختنہ شدہ لڑکیاں اور عورتیں دوسری عورتوں کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ سیرالیون میں اس بات کو سخت عار سمجھا جاتا ہے کہ لڑکی کا والد خود کسی مرد کے سامنے لڑکی کے نکاح کی تجویز پیش کرے۔ بلکہ ہمیشہ اس بات کا انتظار کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی مرد خود سائل بن کر آئے۔ ورنہ لڑکی عرصہ تک بغیر شادی بیٹھی رہتی ہے۔ بدکاری کی کثرت ہے مگر یورپ جتنی نہیں۔ بدکاری کی صورت میں اگر لڑکی غیر شادی شدہ ہو۔ تو مرد کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے شادی کر لے۔ اور اگر شادی شدہ ہو۔ تو عدالت مرد سے جرمانہ وصول کر کے خاوند کو دلائیگی۔ اسی بد رسم کی وجہ سے بعض لوگ بہت سی عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ اور انہیں دولت کمانے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ یورپین اقتدار سے پہلے بعض حبشی قومیں زنا کی سزا میں مجرم کو قتل کر دیتی تھیں۔ یا غلام قرار دیکر اسے بیچ دیا جاتا۔ موجودہ تہذیب کے زمانہ میں حکومت زنا کو کوئی اہمیت نہیں دیتی۔ لیکن اب بھی بعض چیف خفیہ خفیہ زانی کو کوڑے مارتے ہیں۔

عادات و اطوار

افریقن لوگ عموماً وہمی ہوتے ہیں۔ کوئی بیماری یا مصیبت پیش آئے۔ تو اسے فوراً جادو یا فوت شدہ ارواح کی ناراضگی کا نتیجہ یقین کر لیتے ہیں۔ اس لئے بتوں کے پجاری اور جادوگری کے مدعی عوام کو خوب لوٹتے ہیں۔ تعویذ دھاگے کا بہت رواج ہے۔ تعویذ ناچ اور گانا افریقن طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔

افریقن لوگ حد درجہ مہمان نواز واقع ہوئے ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹے گاؤں کے نمبردار کا فرض ہے۔ کہ مسافروں کے لئے مکان اور خوراک مہیا کرے۔ میں نے بسا اوقات دیکھا ہے۔ کہ ایک آدمی نے تین چار اشخاص کو اپنے کھانے میں شامل کر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خود اسے سارا دن بھوکا رہنا پڑا۔ حالانکہ کھانا ملنے سے پہلے بھی اسے سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ میں نے متعدد بار یورپین اور دوسرے غیر افریقن لوگوں سے یہ شکایت سنی ہے۔ کہ حبشی لوگ جھوٹ کے بہت عادی ہیں۔ اور قرضہ ہضم کر لینے اور چوری کو جائز سمجھتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک یہ مبالغہ ہے۔ کیونکہ ایسے پست اخلاق لوگ کم و بیش ہر قوم اور ہر ملک میں پائے جاتے ہیں۔

عورتوں کی طرح مردوں کی خفیہ سوسائٹیاں بھی سیرالیون میں پائی جاتی ہیں۔ جن میں سے مشہور ترین کے نام پورو (Poro) اور وونڈے (Wunde) ہیں۔ خفیہ جمعیتوں کے مقاصد اور طریق کار کو غیر ممبروں سے پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔ جب کوئی مردانہ خفیہ سوسائٹی گاؤں میں ناچ یا جلوس کے لئے اپنے بتوں اور تعویذات کو لیکر نکلے۔ تو غیر ممبروں اور عورتوں کا فرض ہے۔ کہ اپنے گھروں میں چھپ جائیں۔ اور جمعیت کے جلوس اور بتوں کو نہ دیکھیں۔ ورنہ سزائے قید اور جرمانہ کے مستوجب ہوں گے۔ ایسے موقعہ پر غیر افریقن تاجر بھی اپنی دوکانیں بند کر دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ انگریزی اقتدار سے پہلے تو اگر کوئی غیر ممبر کسی خفیہ سوسائٹی کے راز معلوم کرنے کی کوشش میں پکڑا جاتا۔ تو اسے قتل کر دیا جاتا۔ لیکن اب حکومت صرف قید اور جرمانہ کی سزا کی اجازت دیتی ہے۔ ابتدا میں مردانہ خفیہ سوسائٹیوں کا بڑا مقصد یہ تھا۔ کہ قوم کے افراد ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ جنگی فنون سیکھیں اور مردانہ ذمہ داریوں سے آگاہ ہوں۔ لیکن آج کل چیفوں۔ جادوگروں اور بتوں کے پجاریوں نے انہیں اپنے لئے روپیہ جمع کرنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ کیونکہ ہر ایک ممبر کو وقتاً فوقتاً ایک معقول رقم بطور چندہ ادا کرنی پڑتی ہے۔ جسے چودھری لوگ آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔

جمعیت میں بعض ایسے تعویذ ہوتے ہیں۔ جنہیں انگریزی میں (Medicine) "ادویات" کہا جاتا ہے۔ ان کے متعلق سوسائٹی کے ممبروں کو یقین ہوتا ہے۔ کہ انہیں استعمال کر کے اگر جھوٹ بولیں۔ یا جھوٹی قسم بھی کھائیں۔ تو انہیں کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ اور اگر ان ادویات کے سامنے کوئی وعدہ کریں۔ یا قسم کھائیں۔ اور پھر اس کا ایفا نہ کریں۔ تو کسی صورت میں ہلاکت سے بچ نہیں سکتے۔ اس کے علاوہ اگر ممبروں میں سے کوئی بیمار ہو جائے۔ تو خفیہ ادویات سے اس کا علاج بھی کیا جاتا ہے۔ ہر نئے ممبر کے جسم پر بعض گہرے زخم لگائے جاتے ہیں۔ تاکہ ثابت ہو سکے۔ کہ یہ فلاں سوسائٹی کا ممبر ہے۔

وصول کر سکیں۔ لیکن آجکل حکومت جبر کی اجازت نہیں دیتی۔

وہ وقت آگیا ہے کہ یا تو ہمارا قدم نہایت بلند مقام کی طرف اُٹھیگا یا نیچے گر جائیگا

اب تو ہر احمدی کے دل میں جماعت میں اضافہ کا صحیح احساس پیدا ہو جانا چاہیئے

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "ہماری جماعت اب اس مقام پر پہنچ چکی ہے۔ اور اتنا وسیع کام اس کے سامنے ہے کہ جو قومیں اس مقام پر پہنچ جاتی ہیں۔ وہ یا تو اوپر نکل جاتی ہیں۔ اور سب روکاوٹوں کو توڑ تاڑ ڈالتی ہیں یا پھر تنزل کے گڑھے میں گر جاتی ہیں...... پس اس نازک وقت اور نازک مقام کی وجہ سے جماعت کی ذمہ داریاں بہت اہم ہیں۔ اور آج آپ لوگوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ یا تو ہمارا قدم نہایت بلند مقام کی طرف اُٹھے گا۔ یا پھر نیچے گر جائے گا"۔ بیعت کے لحاظ سے ستمبر ۱۹۴۴ء سے فروری ۱۹۴۵ء تک کی احمدیت کی رفتار ترقی کا نقشہ احباب کے سامنے پیش ہے۔ بے شک ستمبر کی نسبت اب ہمارا قدم بہت بلندی کی طرف جا رہا ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ لیکن ابھی ترقی کی رفتار ہمارے کام کی وسعت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ پس ہر احمدی کو چاہیئے کہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کرے۔ اور بیعت میں اضافہ کے لئے اپنی جان لڑا دے ــــ ترقی کی لائن کو اور اوپر لے جائیے۔

ــــــــــ نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری ــــــــــ

نقشہ بیعت اندرون ہندازستمبر ۱۹۴۴ء تا فروری ۱۹۴۵ء

اس نقشہ میں ہندوستان کی ماہوار بیعت کی رفتار ترقی دکھائی گئی ہے۔

۳۶۰ ۳۳۰ ۳۰۰ ۲۷۰ ۲۴۰ ۲۱۰ ۱۸۰ ۱۵۰ ۱۲۰ ۹۰ ۶۰ ۳۰

۳۴۸ ۲۶۵ ۱۴۹ ۱۴۵ ۱۱۹ ۹۸ ۷۳

ستمبر ۱۹۴۴ء | اکتوبر ۱۹۴۴ء | نومبر ۱۹۴۴ء | دسمبر ۱۹۴۴ء | جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء | جنوری ۱۹۴۵ء | فروری ۱۹۴۵ء | مارچ ۱۹۴۵ء | اپریل ۱۹۴۵ء

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۸۰۴۷۔ منکہ عبد المطلب ولد منشی دائم اللہ صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن موضع نادگھاٹ ڈاکخانہ تالشہر ضلع ٹپرہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی مستقل ماہوار آمد نہیں۔ البتہ میری جدی جائیداد جو کہ آٹھ کانی زرعی زمین ہے۔ جسکی قیمت ۸۰۰/- روپے ہے۔ اس زمین میں میرا چھوٹا بھائی بھی شریک ہے۔ اس وقت وہی اس زمین کی آمد سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ میں کلی طور پر اس زمین کی آمد سے محروم ہوں۔ اس وقت میں میر رفیق علی صاحب ایم۔اے۔ بی۔ٹی کے گھر میں پرورش پا رہا ہوں۔ اور وہ مجھے بارہ روپے سالانہ [illegible]قریب بطور جیب خرچ دیتے ہیں۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ عبد المطلب موصی۔ گواہ شد [illegible] اعجاز احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد مولوی میر رفیق علی۔

۷۹۸۶۔ منکہ فاطمہ بیگم زوجہ عبد الکریم صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن مانگا P.O. بھلور ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ ۳ تولہ سونا بصورت زیور میرے پاس ہے۔ میری کل جائیداد مبلغ ۶۵۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اگر کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا فاطمہ بیگم۔ گواہ شد مولوی غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگا۔ گواہ شد عبد الکریم خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد [illegible]

۹۸۵۔ منکہ فتح بی بی زوجہ کرم داد صاحب قوم جٹ عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۵/۱۱/۴۴ ساکن موضع فتح پور ڈاکخانہ الہڑ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ اور زیورات مالیتی ۵۰/- روپیہ اور کل ۱۵۰/- روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے متروکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ فتح بی بی نشان انگوٹھا۔ ساکن فتح پور ڈاکخانہ الہڑ ضلع سیالکوٹ گواہ شد کرم داد خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

۷۷۶۰۔ منکہ عبد الحمید خاں ولد ارشاد علی خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ زمینداری و ممبر داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد چند قطعات زرعی زمین علیحدہ علیحدہ مواضعات بھین کوڑیہ۔ نیاپاڑہ۔ کومیلہ۔ کیرنگ دیبی گھور ضلع کل ۱۳ بیگھے ۵ گونٹھ قیمتی اندازاً دو ہزار روپیہ اور ایک مکان خام رہائشی بمع گوٹال مویشیاں اور دہان گھر قیمتی ۱۰۰/- روپیہ کل ۲۱۰۰/- روپیہ بنتی ہے۔ جس میں سے میری زوجہ مسماۃ ظہرہ بی بی کا دین مہر مبلغ ۵۰۰/- ہنوز میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ بقیہ ۱۶۰۰/- روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ چونکہ میں دو گاؤں کا ممبردار بھی ہوں۔ جس کے عوض میں سرکار نے مجھے ۱۲ ایکڑ زمین دے رکھی ہے۔ جو بطور جاگیر کے ہے۔ ملکیت نہیں اس سے قریباً سولہ بھرن دھان سالانہ آتا ہے۔ جسکی قیمت کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ سرکاری معاملہ کی وصولی پر بیس فی صدی کمیشن بھی ملتا ہے۔ جو اندازاً ۱۵۰/- روپیہ ہو جاتا ہے۔ بہرحال مذکورہ بالا پیداوار اور کمیشن کے دسویں حصہ کی آمد بھی میں تازیست سالانہ حساب سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ بوقت وفات اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبد الحمید خاں۔ گواہ شد فیاض الدین۔ گواہ شد سردار محب لعل خاں۔

۷۹۳۹۔ منکہ روشن دین ولد محمد عبد اللہ صاحب موصی قوم دھاریوال جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن مرل ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۶۲/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ روشن دین ۱۳۰۵۸ لیس نائک فٹر ۹۶ سیکشن انڈین سٹیشن ورکشاپ منی پور روڈ آسام۔ گواہ شد علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا گواہ شد محمد عبد اللہ والد موصی۔

تبلیغی لٹریچر

دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر تحریک جدید سے مندرجہ ذیل کتب آپکے مطالعہ اور غیر احمدی احباب میں تبلیغ کے لئے ملسکتی ہیں۔ ان سے بہت جلد فائدہ اٹھائیں۔

(۱) احمدیت یا حقیقی اسلام انگریزی قیمت ۸ ر

(۲) آئینہ صداقت انگریزی قیمت ایکروپیہ۔

(۳) البم .... قیمت ایکروپیہ۔

(۴) مناظرہ مہت پور ...... قیمت چار آنے

(۵) انقلاب حقیقی .... قیمت چار آنے

(انچارج تحریک جدید)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۸ مارچ - اتحادی فوج نے لاشیو پر قبضہ کرلیا ہے - اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ ۱۹ویں فوج کے دستے کل رات مانڈلے سے صرف ۴۱/۲ میل دور تھے -

واشنگٹن ۸ مارچ - آیوجیما میں دشمن کی شدید مزاحمت کے باوجود جزیرہ کے شمالی حصہ میں امریکن فوج پانچ سو گز آگے بڑھ گئی ہے - لوزان میں بھی امریکن فوج نے دو اور شہروں پر قبضہ کرلیا ہے جو مغربی کنارے پر واقع ہیں -

لندن ۸ مارچ - فوجی محاذ پر اتحادی فوج کا ایک اور دستہ رائن تک جا پہنچا ہے - کچھ اور دستے دریائے کیل سے بڑھتے ہوئے رائن تک جا پہنچے ہیں - پہلی امریکن فوج کو کولون کے جنوب میں کچھ اور کامیابی ہوئی ہے - پہلی اور تیسری امریکن فوج کے درمیان گھری ہوئی جرمن فوج کی حالت اب بہت نازک ہوگئی ہے - امریکن دستوں نے کولون اور وزیل کے درمیان دریا کے ساتھ ساتھ مورچے بنا لئے ہیں - وزیل میں جرمن مورچہ اب صرف چھ میل رہ گیا ہے - کل رات اتحادی طیاروں نے ڈروتمنڈ میں تیل صاف کرنے کے کارخانوں کو نشانہ بنایا - اور ناروے کے جنوب میں دشمن کے جہازوں پر بھی حملے کئے گئے -

ماسکو ۸ مارچ - روسی فوجوں نے بالٹک کی بندرگاہ سٹیٹن جانے والے رستوں کے تین اور شہروں پر قبضہ کرلیا ہے - جو اس سے ۱۴ سے ۲۰ میل تک دور ہیں - کاسٹن کی لڑائی کے بارہ میں کوئی اطلاع نہیں آئی - جرمنوں کا بیان ہے کہ روسی فوجیں تین اطراف سے اس شہر پر بڑھ رہی ہیں

دہلی ۸ مارچ - سنٹرل اسمبلی میں کامن ویلتھ ریلیشنز ممبر ڈاکٹر کھارے نے کہا کہ جنگ کی وجہ سے جو پناہ گزیں ہندوستان آتے ہیں - ان پر اس مالی سال کے اختتام تک ۱/۲ ۷ کروڑ روپیہ خرچ آیا ہے - ڈاکٹر امبیدکر نے کہا کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے لیبر افسروں کو بیس بیس گروپوں میں ٹریننگ کے لئے انگلستان بھیجا جائے گا -

مدراس ۸ مارچ - ہندوستان کے ہائی کمشنر مقیم لندن سر رنگا ناتھن نے طلباء کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گو برطانیہ کے لوگ اس وقت جنگ میں الجھے ہوئے ہیں - پھر بھی انہوں نے تعلیم کے طریقوں میں کافی اصلاح کی ہے - انگلستان میں جو ہندوستانی طالب علم تھے - ان میں سے کئی ایک اپنی مرضی سے فوج میں بھرتی ہوگئے ہیں - یا سامان جنگ تیار

کرنے والے کارخانوں میں کام کر رہے ہیں -

لندن ۸ مارچ - گزشتہ شب برطانوی طیاروں نے پھر برلین پر حملہ کیا - یہ اس شہر پر مسلسل حملوں کی سولھویں رات تھی - بارہ سو سے زیادہ طیاروں نے ہمبرگ پر بھی حملہ کیا -

ماسکو ۸ مارچ - روسی فوجوں نے سٹیٹن سے پندرہ میل شمال کی طرف ایک اور شہر پر قبضہ کرلیا ہے - ڈینزگ کی طرف بڑھنے والی روسی فوج نے سٹارگارڈ کا شہر لے لیا ہے روسی توپیں اس وقت سٹیٹن کی بیرونی قلعہ بندیوں پر دھواں دھار گولہ باری کر رہی ہیں -

لندن ۸ مارچ - مغربی محاذ کے متعلق تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ برطانی اور کنیڈین دستوں نے وزیل کے سامنے رائن کے مغربی موڑ پر حملہ کر دیا ہے - اور اس وقت زینٹن کے شہر کی اونچی زمین کے لئے لڑائی ہو رہی ہے - کابلنز کے شمال میں تیسری امریکن فوج کا ایک اور دستہ رائن پر جا پہنچا ہے کولون میں اور اس کے آس پاس دشمن کہیں کہیں مقابلہ کر رہا ہے - اور اب اس کا صفایا کیا جا رہا ہے -

کلکتہ ۸ مارچ - شمال مشرقی برما میں لاشیو اور اس کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنے کے بعد اتحادی فوج اب جنوب مشرق کی طرف بڑھ رہی ہے دشمن نے یہاں بالکل معمولی مقابلہ کیا ہے - ۱۴ویں ڈویژن کے دستوں نے مانڈلے سے ۱۴ میل شمال کی طرف مدایا کا شہر دشمن سے لے لیا ہے - مانڈلے کے مغرب میں بھی ایک گاؤں دشمن سے چھین لیا گیا - رنگون سے ۹۶ میل مشرق کی طرف مرتبان کی بندرگاہ کی گودیوں پر اتحادی ہوائی جہازوں نے بہت زور کا حملہ کیا - لاشیو کے علاقہ میں بھی دشمن کے فوجی ٹھکانوں کی خبر لی گئی -

دہلی ۸ مارچ - سنٹرل اسمبلی میں فنانس ممبر نے انکم ٹیکس اور زیادہ نفع اندوزی میں ترمیم کا جو بل پیش کر رکھا تھا - آج ہاؤس نے اسے سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دینے کی تجویز پاس کر دی - یہ کمیٹی ۱۹ مارچ تک اس بل کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرے گی -

فنانس ممبر نے کہا - کہ اس ایکٹ کے دو حصے ہیں - بجٹ کو پیش کرتے ہوئے میں نے انکم ٹیکس کا بوجھ ہلکا کرنے کا جو خیال ظاہر کیا تھا - پہلا حصہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہے - اور دوسرے حصہ کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ ٹیکس سے بچنے کے لئے ناجائز کوشش کرتے ہیں - ان کے خلاف محکمہ انکم ٹیکس کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں -

لندن ۸ مارچ - مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کے مغربی محاذ کے دورہ کے متعلق ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ وہ بلجیم کے ایک میدان جنگ میں کل صبح ساڑھے گیارہ بجے پہنچے - تاکہ وہ ان فیصلوں پر مہر تصدیق ثبت کریں جو چھبیس گھنٹے پہلے اتحادی فوجی کمانڈروں نے طے کئے تھے - مسٹر چرچل کے ہمراہ ان کی بیوی سوناد تم کے ممبر اور قریباً نصف درجن اعلیٰ فوجی افسر تھے - مسٹر چرچل نے رائن کے علاقہ کا معائنہ کیا اور انہوں نے اپنا بیشتر وقت جرمن سرزمین پر گزارا - مسٹر چرچل نے افسروں اور سپاہیوں کے روبرو ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں جرمن سرزمین پر آپ سے مل کر بہت زیادہ خوش ہوں - بہت جلد ہم دریائے رائن کے پار پہنچ جائیں گے - اور دوسری طرف بہادر روسی فوجیں دشمن پر دباؤ ڈال رہی ہیں - ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ ہمارے ایک شاندار حملے سے یورپ کی لڑائی ختم ہو جائے گی - ظلم و ستم کی طاقتوں کو شکست دو - امن کی راہ کو صاف کرو - اور اس کے بعد اپنے ملک میں واپس آجاؤ -

لندن ۸ مارچ - سٹاک ہالم سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں - کہ اہل برلن کو زہریلی گیس سے اپنا بچاؤ کرنے کے لئے ہدایات جاری کی گئی ہیں - جرمنوں کو بتایا گیا ہے کہ اتحادی زہریلی گیس ساری زمین پر پھیل جائے گی - اور درختوں سے چمٹ جائے گی - اس کے بعد کئی روز تک یہ گیس درختوں سے نیچے آتی رہے گی - اس سے جرمنی کے تمام لوگوں کو یقین ہو چکا ہے کہ ہٹلر نے زہریلی گیس استعمال کرنے کا ارادہ کرلیا ہے

لندن ۸ مارچ - سر آرچیبالڈ سنکلیر نے دارالعوام میں فضائی فورس کے تخمینہ جات پیش کرتے ہوئے کہا - دشمن کے فضائی حملوں سے ۱۹۴۳ء میں ۱/۲ ۴ فیصدی اتلاف جان ہوا تھا - جو پچھلے سال کم ہو کر ۱/۲ ۱ فیصدی رہ گیا - نوآبادیات میں قریباً ۲ لاکھ نوجوانوں نے ہوابازی کی ٹریننگ حاصل کی - یکم اپریل ۱۹۴۴ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۴۴ء تک رائل ایئر فورس کے دس ہزار سے زیادہ ہواباز ہلاک لاپتہ اور زخمی ہوئے -

روم ۸ مارچ - افواہ ہے کہ جنرل ماریو رواتا روم کے ایک جیل سے بھاگ گیا ہے - اس کے خلاف یوگوسلاویہ میں مظالم بپا کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا تھا - کل بعد دوپہر روم میں شاہی محل کے باہر اس کے جیل سے بھاگ جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر کئی ہزار اشخاص جمع ہوگئے - وہ شاہی محل کی طرف گئے - [illegible] سوار پولیس نے ہجوم پر گولی چلائی [illegible] کے سامنے دو بم پھٹ گئے - متعدد قو[illegible] گولیاں چلائی گئیں - جن سے متعدد آدمی زخمی ہو گئے - روم ریڈیو کی اطلاع ہے - کہ افواہ ہے - جنرل رواتا ہسپانوی سفارتخانہ میں [illegible] ہے - رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایک ہجوم نے شاہی محل پر حملہ کر دیا - جہاں کہ ایک عورت ہلاک ہوگئی اور کئی اشخاص زخمی ہوگئے -

لندن ۸ مارچ - ٹوکیو ریڈیو کی اطلاع ہے کہ ۱۰ مارچ کو مکمل لام بندی کا قانون نافذ ہو جائے گا - جس کی رو سے ہر شخص کو محاذ جنگ پر لڑنا ہوگا - یا سامان جنگ کی تیاری کے لئے کام کرنا ہوگا - ۱۲ سال سے لیکر ۶۰ سال کی عمر کے تمام جاپانی مردوں اور ۱۲ سال سے ۴۰ سال کی تمام عورتوں کی ضرور لام بندی کی جائے گی -

لندن ۸ مارچ - امریکہ کی کم از کم چھ جمہوریتیں میکسیکو سٹی کانفرنس میں [illegible] کے ساتھ تعلق توڑنے کا مشترکہ طور پر اعلان کریں گی -

سہارنپور ۸ مارچ - گیارہ مسافر جو ریل گاڑی کے فٹ بورڈ پر کھڑے تھے پتری ریلوے سٹیشن کے قریب ایک سگنل سے ٹکرا کر گر پڑے اور زخمی ہوگئے گاڑی فوراً روک لی گئی - اور زخمیوں کو سہارنپور لے گئے